نفلی روزے اور رمضان کی قضا

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

❁ عثمان بن عبداللہ بن موہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ : إِنَّ عَلَيَّ أَيَّامًا مِّنْ رَمَضَانَ، أَفَأَصُومُ الْعَشْرَ تَطَوُّعًا؟ قَالَ : لَا، وَلِمَ؟ ابْدَأْ بِحَقِّ اللّٰهِ، ثُمَّ تَطَوَّعْ بَعْدَمَا شِئْتَ .

''میں نے سنا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے سوال کیا: مجھ پر رمضان کے روزوں کی ادائیگی ہے، کیا میں عشرہ ذوالحجہ کے نفلی روزے رکھ سکتا ہوں؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا: کیوں؟ فرمایا: پہلے اللہ کا حق ادا کیجئے، اس کے بعد جتنے چاہیں، نفلی روزے رکھ لیں۔'' (مصنّف عبد الرّزاق : ۷۷۱۵)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، عبدالرزاق اور سفیان ثوری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❁ السنن الکبریٰ للبیہقی (۸۳۹۶) میں سفیان ثوری نے سماع کی تصریح کی ہے، مگر یہ سند ثابت نہیں۔

① ابونصر احمد بن عمرو عراقی کی توثیق ثابت نہیں۔

② سفیان بن محمد جوہری کی توثیق نہیں ملی۔

❁ مصنف ابن ابی شیبہ (۹۵۱۷) والی روایت میں سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

یہ کہنا کہ رمضان کی قضا دیے بغیر نفلی روزے نہیں رکھے جا سکتے، بے دلیل ہے۔